Regd No. L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اخبار احمدیہ

مکرم نواب محمد عبد اللہ خانصاحب کی صحت کی اطلاع ہے۔ خدا کے فضل سے طبیعت بہتر ہے ٹمپریچر بھی آج نہیں ہے احباب موصوف کی مکمل صحت کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔

تبت کی عارضی حکومت کا چین کی اشتراکی حکومت سے معاہدہ

ملک پر قبضے کیلئے چار ڈویژن فوج تیار کر لی گئی

لنڈن ۴ جنوری۔ "مانچسٹر گارجین" نے تبت کے خطرہ کو شدید اور اہم بتاتے ہوئے لکھا ہے کہ صوبہ شنگھائی میں جہاں بارہ سالہ لامہ نے جا کر پناہ لی ہے۔ اشتراکیوں سے اپنے ملک کو آزاد کرانے کیلئے درخواست کی ہے۔ ایک اشتراکیوں کی حمایتی تبتی حکومت قائم کر لی گئی ہے۔ ایک تازہ ترین اطلاع کے مطابق چار ڈویژنوں پر مشتمل ایک فوج تیار کر لی گئی ہے "گارجین" کے مطابق پنچن لامہ کے ماتحت عارضی حکومت اور فوج کا قیام اس ملک پر قبضہ کرنے کا پہلا اقدام ہے۔ اگر یہ خطرہ روکا نہ جا سکا اور یونہی بڑھتا رہا تو چین کے اشتراکی ہندوستان کی سرحدوں پر آ کھڑے ہوں گے۔ "مانچسٹر گارجین" کی ایک اطلاع کے مطابق تبت کی عارضی حکومت نے چین کی عوامی حکومت سے ایک معاہدہ کر لیا ہے جس کی رو سے تبت کی آزادی کے بعد امور خارجہ اور مواصلات پر مکمل اشتراکی اقتدار ہوگا اور ملک میں کان کنی کے تمام حقوق اشتراکیوں کے ہوں گے۔ (داستار)

سرحد کے گورنر صاحبزادہ محمد خورشید انتقال فرما گئے

پشاور ۴ جنوری۔ اس وقت سے تین گھنٹے قبل صوبہ سرحد کے گورنر صاحبزادہ کرنل محمد خورشید کی نعش (جو آج صبح حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے انتقال فرما گئے) پورے فوجی اعزاز کے ساتھ ان کے آبائی گاؤں کوٹہ ضلع مردان میں سپرد خاک کر دی گئی۔ نعش پہلے ایک توپ گاڑی پر رکھ کر گورنمنٹ ہاؤس کے باہر لائی گئی جسے دیکھ کر پہلے فوج نے آخری سلامی کا بگل بجایا اور اکیس توپیں داغیں۔ اس کے بعد کننگھم پارک میں ہزاروں مسلمانوں نے آپ کی نماز جنازہ ادا کی جس کے بعد آپ کی نعش ایک خاص بس میں رکھ کر آپ کے آبائی گاؤں میں پہنچا دی گئی۔ جہاں ۵½ بجے شام کے قریب سپرد خاک کر دی گئی۔

صاحبزادہ موصوف کی عام صحت اچھی تھی۔ گذشتہ دو دنوں سے معمولی بد ہضمی کی شکایت تھی۔ آج صبح ۹ بجے کے قریب آپ نے دل ڈوبتا ہوا محسوس کیا۔ اور اس کے بیس منٹ بعد روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ یاد رہے مرحوم کو گذشتہ جولائی میں صوبہ سرحد کا گورنر مقرر کیا گیا تھا۔ اس سے پہلے آپ ۱½ ماہ تک بلوچستان میں گورنر جنرل کے ایجنٹ کے فرائض ادا کر چکے تھے۔ سرحد کے اس تجربہ کار گورنر کی اعلیٰ صلاحیتوں اور فرض شناسی کی وجہ سے سب احترام کرتے تھے۔ آپ کی وفات پر تعزیت کے طور پر چودہ دن تک سرکاری طور پر سوگ منایا جائے گا۔ تین دن جھنڈے سرنگوں رہیں گے۔ آج اس خبر کے پہنچتے ہی مرکزی حکومت کے دفاتر بند ہو گئے۔ سرحد کے دفاتر اور تعلیمی ادارے بند رہے۔ مرکزی اسمبلی کا اجلاس بھی ملتوی ہو گیا۔ وزیر اعظم پاکستان نے قرارداد تعزیت پیش کی۔ اور کہا کہ ان کی وفات سے پاکستان کو بڑا نقصان پہنچا ہے۔ وہ بے حد مخلص اور فرض شناس افسر تھے۔ خصوصاً جس صوبے میں وہ تھے وہاں بہت بڑے بڑے مسائل کا سامنا ہے۔ حزب مخالف کے لیڈر نے بھی آپ کی تائید کی۔ آج حکومت کے ایک سرکاری اعلان میں بھی آپ کی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا گیا۔ اور آپ کے پسماندگان سے اظہار ہمدردی کیا گیا۔ خان تمیز الدین خان، تمیز الدین خان، ہز ایکسیلنسی سردار عبد الرب نشتر اور آنریبل خان عبد القیوم خان کے علاوہ مسلم لیگی اکابر نے بھی آپ کی وفات پر بے حد افسوس کا اظہار کیا ہے۔ آپ کی جگہ نئے گورنر کے تقرر تک سرحد کے جوڈیشنل کمشنر خان بہادر ابراہیم خان عارضی طور پر گورنری کے فرائض انجام دیں گے۔

سرکاری کام حاصل کرنے کیلئے شرط

کم از کم ٹینڈر رہو

لاہور ۴ جنوری۔ حکومت مغربی پنجاب نے بعض مقامی اخبارات میں حال ہی میں شائع ہونے والی تنقید کو نوٹ کیا ہے۔ جس میں پرائیویٹ چھاپہ خانوں سے سرکاری کام کی چھپوائی سے متعلق یہ بیان کیا گیا ہے کہ بعض چھاپہ خانوں کو دوسرے چھاپہ خانوں پر بلاوجہ ترجیح دی جا رہی ہے۔ غیر ضروری شبہات کو رفع کرنے کی خاطر یہ مناسب ہے کہ عوام کو اصل صورت حال سے آگاہ کیا جائے۔ حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ چند پرائیویٹ چھاپہ خانوں تک ہی کوئی منظور شدہ فہرست نہیں ہونی چاہیئے اور سرکاری کام کم از کم ٹینڈر والے چھاپہ خانہ کو دیا جائے۔ بشرطیکہ متعلقہ چھاپہ خانہ تسلی بخش طور پر کام کرنے کے قابل ہو۔ (سرکاری اطلاع)

ایک گاؤں سے دوسرے گاؤں اور ایک ضلع سے دوسرے ضلع میں دعاوی کا تبادلہ کرنیوالے اپنے ضلع کے بندوبست افسر کو درخواست دیں

لاہور ۴ جنوری۔ حکومت مغربی پنجاب نے فیصلہ کیا ہے کہ اراضی کی مشروط مستقل الاٹمنٹ کے بارے میں نئے دعاوی فارم فنانشل کمشنر کے دفتر میں موصول نہیں کئے جائیں گے۔ ایسے دعاوی فارم صرف ان ضلعوں میں رجسٹر کئے جائیں گے۔ جہاں ایسے دعاوی قبول کرنے کی تاریخ میں توسیع کی جا رہی ہے۔ جو اشخاص اپنے دعاوی درج رجسٹر کرا چکے ہیں اور اس بات کے خواہشمند ہیں کہ ایک ہی ضلع کے کسی ایک گاؤں سے دوسرے گاؤں میں یا ایک ضلع سے دوسرے ضلع میں دعاوی کا تبادلہ کرایا جائے۔ انہیں چاہیئے کہ جس ضلع میں ان کے دعاوی رجسٹر ہوئے ہیں۔ وہاں کے افسر بندوبست کے پاس اس بارے میں درخواست کی جائے۔ دعاوی فارم کے تبادلہ کی درخواستیں فنانشل کمشنر کے دفتر لاہور میں قبول نہیں کی جائیں گی۔ بندوبست کے تمام افسروں کو ہدایت جاری کی گئی ہیں کہ وہ دعوے دار کی ذمہ داری پر ضلع میں دعاوی فارموں کی منتقلی عمل میں لا سکتے ہیں۔ نیز اس قسم کی کوئی گارنٹی نہ دی جائے کہ کسی دعویدار کو اسی ڈسٹرکٹ میں ہی زمین دی جائے گی جہاں وہ اپنا مطالبہ منتقل کرنے کا متمنی ہے۔

جہانتک ایک ضلع سے دوسرے ضلع میں دعاوی منتقل کرنے کی درخواستوں کا سوال ہے۔ بندوبست کے افسروں کو ہدایت کی گئی ہے کہ ان درخواستوں پر صرف اسی صورت میں غور کیا جائے۔ کہ اگر منتقلی کا مقصد ایک قبیلہ یا قریبی رشتہ داری کی یکجائی سے ہو۔ ایسی درخواستیں افسر بندوبست وصول کنندہ کے دفتر میں زیر التواء رہیں گی۔ لیکن اس ضلع کے افسر بندوبست کو جہاں کہ درخواست کنندہ نے منتقلی کے کیلئے درخواست کی ہو۔ فوراً مطلع کیا جائے گا۔ فائنینشل کمشنر لاہور کے دفتر سے دعویدار کا دعاوی فارم بعد تصدیق موصول ہونے پر مصدقہ فارم کو تبادلہ کی درخواست کے ساتھ منتقلی والے ضلع کے افسر بندوبست کے پاس کارروائی کیلئے روانہ کیا جائے گا۔

لائل پور۔ منٹگمری اور ملتان کے ضلعوں میں کوئی فارم مطالبہ روانہ نہ کیا جائے گا۔ جب تک کہ ان اضلاع کے افسران بندوبست کی طرف سے دعاوی منتقل کرنے والے افسر بندوبست کو یہ اطلاع نہ دی جائے کہ ان کے اضلاع میں درخواست کنندہ کیلئے گنجائش موجود ہے۔ (سرکاری اطلاع)

لنڈن ۴ جنوری۔ امریکہ کیمیاوی ماہرین کی ایک دریافت کی وجہ سے اس کا امکان ہو گیا ہے کہ امریکہ جو دنیا میں سب سے زیادہ ابرک کی درآمد کرتا ہے اب بیرونی ممالک کی درآمد سے بے نیاز ہو جائیگا اس سے ہندوستان کے ابرک کی تجارت کو شدید نقص پہنچیگا۔ کیونکہ امریکہ میں استعمال ہونیوالی ابرک کا بیشتر حصہ ہندوستان آتا ہے۔ (اسٹار)

صحافیوں کی یونین کا اجلاس عام

لاہور ۴ جنوری۔ پنجاب یونین آف جرنلسٹس کے جنرل سیکرٹری میاں محمد شفیع ایم۔ اے اطلاع دیتے ہیں کہ یونین کا ایک بہت ہی ضروری اجلاس کل تین بجے بعد دوپہر وائی۔ ایم۔ سی۔ اے ال میں منعقد ہوگا۔ یونین کے ممبران اجلاس کی جگہ انعقاد اور وقت نوٹ فرمالیں۔

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور میں چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

میری رفیقہ زندگی

از مکرم منشی برکت علی صاحب جوائنٹ ناظر بیت المال

(۲)

بزرگوں کی خدمت کا خاص خیال رکھتیں۔ اپنے خاوند کے رشتہ داروں کا تو بہت ہی لحاظ رکھتیں۔ اور ان کے مقابلہ میں اپنے میکے کے رشتہ کی بھی پروا نہ کرتیں۔ چنانچہ میری والدہ مرحومہ کی مرض الموت میں دن رات خدمت کی۔ اور میری والدہ مرحومہ کو بھی اس کے بغیر چین نہ آتا تھا۔ میری مرضی کو اپنی مرضی پر حتی الوسع ترجیح دیتی تھیں۔ شروع میں ہمارے غیر احمدی ہوتے کی حالت میں میری بعض بے قاعدگیاں برداشت کیں لیکن بیعت کرنے کے بعد میرا کسی قسم کا قصور گوارا نہ کرتی تھیں۔ اور کہہ دیتی تھیں کہ اگر ایسا کرو گے۔ تو میں حضرت صاحب کو لکھ دونگی۔ اس لئے مجھے دبنا پڑتا تھا۔ صوم و صلوٰۃ کی پابند تھیں۔ بلا وجہ نماز کبھی ترک نہ کرتیں۔ اور روزہ رکھنے سے اگر معذور ہوتیں تو فدیہ ضرور ادا کرتیں۔ نماز کا ترجمہ سیکھ لیا تھا اور نماز ادا کرتے وقت ترجمہ کا بھی ساتھ ساتھ خیال رکھتی تھیں۔ دعاؤں کی بہت عادت تھی۔ اور تقریباً ہر نماز میں فرضوں کی آخری رکعت کے سجدہ میں لمبی لمبی دعائیں کرتی تھیں۔

خود تبلیغ کا ملکہ نہ رکھتی تھیں۔ مگر احمدیت کے خلاف بھی کسی کی بات سننا برداشت نہ کرتی تھیں۔ اس لئے کسی رشتہ دار یا غیر رشتہ دار کو اس کی موجودگی میں سلسلہ کے متعلق بدگوئی کی جرأت نہ ہوتی تھی۔

شعائر اللہ کا بہت احترام کرتی تھیں۔ مگر دل کی قدرتاً از حد درجہ کمزور واقع ہوئی تھیں۔ اس لئے بہشتی مقبرہ کی زیارت کے لئے بہت کم جاتیں اور جب کبھی حوصلہ کر کے جاتیں تو ایک دو عورتیں ساتھ لے کر جاتیں۔ اور بہت لمبی لمبی دعائیں کرتیں۔ بلکہ اسی کمزوری دل کی وجہ سے میرے ساتھ حج کو نہ جا سکیں۔ کیونکہ حاجیوں کو طاعون وہیضہ کے لئے دو ٹیکے کرانے پڑتے تھے۔ اور وہ ٹیکہ کرانا برداشت نہ کر سکتی تھیں۔ محلہ کی عورتوں نے سمجھایا کہ خاوند ساتھ ہے اس سے بڑھ کر اور کونسا اچھا ساتھ مل سکتا ہے۔ خوش قسمتی کی بات ہے ساتھ چلے جاؤ۔ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم نے ایک دو دفعہ فرمایا کہ میں ٹیکہ گھر آ کر کر جاؤنگا۔ اور ایسی طرز سے کرونگا کہ ذرہ بھی تکلیف نہ ہوگی۔ اتفاقاً ان دنوں چیچک کا ٹیکہ ہو رہا تھا۔ کئی خورد سال بچے سامنے آ کر دکھاتے۔ کہ دیکھو ہم نے ٹیکہ کرایا ہے اور کوئی ایسی تکلیف نہیں ہوتی۔ مگر ان کی طبیعت نہ مانی۔ اور تنگ آ کر کہنے لگیں۔ کہ مجھے بار بار کہہ کر کیوں گنہگار کرتے ہو۔ میں ٹیکہ نہیں کرا سکتی۔ بلکہ نشتر کا نظارہ بھی برداشت نہیں کر سکتی۔ اندریں حالات مجھے مجبوراً اکیلا ہی حج کو جانا پڑا۔ گو میں نے ان کی طرف سے حج بدل کرا دیا۔

خاندان نبوت کی بہت تعظیم و تکریم کرتی تھیں۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کے ساتھ از حد عقیدت تھی۔ اور کبھی بغیر نذرانہ کے ان سے ملنا پسند نہ کرتی تھیں۔ حضرت ام المومنین خود ان کے ملنے کے لئے ہمارے ہاں تشریف لے آتی تھیں۔ تو اس وقت بھی نذرانہ ضرور پیش کر دیتی تھیں۔

آخری ایام میں رضائے مولا پر راضی معلوم ہوتی تھیں۔ کیونکہ بیماری کے دنوں میں سوائے ایک دو دفعہ صحت کے لئے دعا کرنے کے کوئی شکوہ و شکایت نہ کی۔ بس اتنا کہا کہ جو ہونا ہے وہ ہو کر رہے گا۔ اس کی بیماری میں ایک دو دفعہ میری آنکھوں سے آنسو نکل آئے۔ تو دیکھ کر کہنے لگی کہ کیوں روتے ہو۔ کیا یہ ہماری خواہش نہیں کہ میں آپ سے پہلے مروں۔ غرض عام حالات میں اس کی سب عادات قابل تحسین تھیں اور جو عورت بھی احمدی یا غیر احمدی ان سے ملیں ان کے اخلاق کی گرویدہ ہو گئیں۔

۱۹۰۶ء کا واقعہ ہے میں ایک دفعہ قادیان گیا۔ تو مرحومہ بھی میرے ساتھ گئیں۔ ہم بارہ تیرہ روز وہاں رہے۔ مرحومہ عموماً ہر روز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاں جاتیں اور وقتاً فوقتاً بعض باتیں حضور علیہ السلام کی سناتیں۔ مگر افسوس کہ ہمیں اس وقت یہ خیال نہ آیا کہ یہ باتیں کسی زمانہ میں نہایت قیمتی خیال کی جائینگی۔ اس لئے نہ انہیں یاد رکھنے کی کوشش کی نہ کوئی نوٹ رکھا۔

جہاں تک یاد ہے مرحومہ کہا کرتی تھیں کہ حضرت صاحب عموماً گھر میں لکھنے اور پڑھنے میں مصروف رہتے ہیں باہر سے آئی ہوئی ہیں عورتیں گھر میں بے تکلف پھرتی۔ اور حضور سے باتیں کر لیتی ہیں۔ اور اپنا مدعا پیش کرتی ہیں۔ حضور کسی کی طرف اونچی نگاہ کر کے نہیں دیکھتے۔ حضور کو دردِ سر اور ذیابیطس کا عارضہ لاحق ہے جب کبھی شدت مرض کی وجہ سے باہر تشریف نہیں لے جا سکتے۔ تو اندر مستورات کو نماز پڑھا دیتے ہیں۔ صاحبزادہ مرزا مبارک احمد حضور کی معروفیت کے وقت بھی اور نماز کے اوقات میں بھی حضور کے آگے پیچھے کھیلتے رہتے ہیں۔ اور حضور کبھی منع نہیں کرتے۔ ہماری لڑکی (جو ہمارے ساتھ تھی اور قریباً اسی عمر کی تھی) کبھی صاحبزادہ صاحب کے ساتھ کھیلتی ہے تو حضور از راہ شفقت اسے بھی اپنی گود میں بٹھا لیتے۔ اور پیار کرتے ہیں۔

مرحومہ کی طبیعت بڑی مخیر واقع ہوئی تھی اور وہ علاوہ غربا میں صدقہ و خیرات کرنے کے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی نیاز کے لئے ہر مہینہ پیسے جمع کرتی رہتی تھیں۔ جب رقم خاص جمع ہو جاتی تو چاول وغیرہ پکا کر غربا کو کھلا دیتی تھیں۔

ان تمام باتوں کے علاوہ استغنا اور سیر چشمی کا یہ عالم تھا کہ باوجودیکہ میں تنخواہ ساری ان کے حوالے کر دیتا تھا اور کہہ دیتا تھا کہ مقررہ جیب خرچ کے علاوہ جس طرح چاہو خرچ کرو مجھے کوئی اعتراض نہ ہوگا۔ مگر وہ میری اجازت کے بغیر ایک پیسہ بھی اس میں سے خرچ کرنا گناہ سمجھتی تھی۔ اور کہتی کہ جو اپنے ہاتھ سے دوگے وہی خرچ کرونگی۔

مرحومہ بڑی مہمان نواز تھیں خود کسی کے ہاں جاتیں تو زیادہ خاطر تواضع پسند نہ کرتیں لیکن اگر کوئی ہمارے گھر میں آتا تو حتی الوسع مہمان نوازی کا کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرتیں۔

جن دنوں حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب امرتسر کے ہسپتال میں تعینات تھے۔ ان دنوں والدہ مرحومہ نے وہاں جا کر آنکھیں بنوائیں۔ حضرت میر صاحب مرحوم نے بڑی شفقت سے اپنے زیر اہتمام انگریز سول سرجن صاحب سے آنکھیں بنوا دیں۔ وہ سول سرجن صاحب آنکھیں بنانے میں خاص مہارت رکھتے تھے۔ چاروں طرف ان کی شہرت تھی۔ اور دور دور سے سینکڑوں لوگ آنکھیں بنوانے کے لئے آتے تھے۔ والدہ مرحومہ کو حضرت میر صاحب نے بجائے ہسپتال میں جگہ دلوانے کے اپنے گھر میں رکھا جہاں ہم دو اڑھائی ہفتہ رہے۔ اور جہاں حضرت میر صاحب مرحوم کی بڑی بیوی اور میری بیوی مرحومہ نے والدہ مرحومہ کی بڑی خدمت کی۔

والدہ مرحومہ نے مرتے وقت میری بیوی مرحومہ کو علاوہ اور باتوں کے یہ وصیت کی۔ کہ میرا یہ زیور اور نقدی اس اس طرح تقسیم کر دینا اور ہر ہفتہ میری طرف سے کسی غریب کو کھانا کھلا دیا کرنا۔ چنانچہ مرحومہ نے اس کی پوری طرح تعمیل کی۔ اور جب تک زندہ رہیں ہر ہفتہ ایک آدمی کا کھانا کسی نہ کسی غریب کو دیتی رہیں۔ اور اگر کبھی کوئی ایسا آدمی نہ ملتا۔ تو اندازہ کر کے اس کی نقدی غربا میں تقسیم کر دیتیں۔

مرحومہ ایسی نیک طبع واقع ہوئی تھیں کہ کبھی کسی کا کینہ دل میں نہ رکھتیں۔ نہ کسی کی بدسلوکی کا بدلہ لینے کی کوشش کرتیں۔ اگر کوئی بھتیجہ بھانجا گستاخی کرتا اور میں کہتا کہ میں اس سے پوچھونگا۔ تو جھٹ مجھے منع کر دیتیں اور کہتیں کہ اللہ تعالے جانتا ہی ہے وہ سب کے اعمال دیکھتا ہے۔

میں جب ۱۹۳۲ء میں حج کو گیا۔ تو ۱۸ فروری کو جا کر ۱۸ اپریل کو واپس آیا۔ اس دو ماہ کے عرصہ میں وہ مسلسل اور زیادہ شدت سے معروف عبادت رہیں۔ اور ایک دن بھی گھر سے باہر نکلنا گوارا نہ کیا۔

غرض مرحومہ کے اخلاق حمیدہ اور عادات حسنہ کہاں تک بیان کئے جائیں۔ وہ ایسی نیک طینت اور فرشتہ خصلت بی بی تھیں۔ کہ مجھے اس کی وجہ سے کبھی تکلیف نہیں ہوئی اور اس کی موجودگی میں ہمارا گھر ایک بہشت کا نمونہ بنا ہوا تھا۔ اللہ تعالے اس کی تربت پر اور اس کے ساتھیوں کی تربت پر جو بہشتی مقبرہ میں لیٹے ہوئے ہیں ہزاروں ہزار رحمتیں اور برکتیں نازل کرے۔ اور ان کو اپنے قرب خاص میں جگہ دے آمین

وعدہ کی خلاف ورزی کر کے گنہگار نہ بنیں

جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والے احباب نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے کا فرمان دربارہ چندہ حفاظت مرکز سن لیا تھا۔ باقی احباب نے اخبار الفضل یکم جنوری ۱۹۵۰ء میں مختصر روئداد میں حضور کے فرمان کا ملخص پڑھا ہوگا۔ اپنے آقا کا فرمان سن کر وہ کون ایسا خادم ہوگا۔ جو لبیک کہتے ہوئے اپنے عمل سے یہ ثابت نہ کر دے۔ کہ واقعی حضور کے اس ارشاد نے اس کے دل پر پورا پورا اثر کیا ہے۔ امید ہے ایسے احباب جنہوں نے ابھی تک اپنے وعدے چندہ حفاظت مرکز کے پورے نہیں کئے جلد پورے کر کے وعدہ خلافی کے گناہ سے بچیں گے اللہ تعالے اپنے فضل سے ایسے احباب کو وعدہ ایفا کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

(نظارت بیت المال)

روزنامہ ـــــ الفضل ـــــ لاہور

۱۵ر جنوری ۱۹۵۰ء

... مگر وُہ کہاں ہے

سہ روزہ کوثر لاہور کی اشاعت ۹ر جنوری ۱۹۵۰ء میں ایک مقالہ "دعوت اسلامی اور اس کا طریق تاریخ انبیاء کی روشنی میں" کے زیر عنوان شائع ہوا ہے۔ اس میں سے حسب ذیل چند اقتباسات پیش کئے جاتے ہیں۔

"سلسلہ رسالت میں سب سے نمایاں مقام حضرت خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے۔ جن پر اللہ تعالےٰ نے دین کو مکمل کیا۔ اور اپنی نعمت ہدایت کو پورا کیا۔ اور انسانی زندگی کے لئے ہمیشہ برقرار رہنے والا دین نازل فرمایا۔ چونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت و رسالت کا خاتمہ ہونے والا تھا۔ اور انسانیت اپنے بلوغ کو پہنچ کر ایک ایسے ضابطہ ہدایت کی ضرورت مند تھی۔ جو زمانہ کے امتداد اور انسانوں کی گمراہی سے ضائع نہ ہوسکے۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے اس امر کا پورا اہتمام فرما دیا۔ کہ دین حق کا سرچشمہ ہمیشہ تازہ رہے۔ اور راہ حق کی تمام منزلیں انسان کے سامنے روشن رہیں . . . . .

اس اہتمام کی پہلی صورت یہ تھی کہ قرآن مجید کی حفاظت کا مکمل انتظام کر دیا گیا۔ اور جن اسباب کی بناء پر خدا کے پہلے ہدایت نامے محرف مبدل اور ضائع ہو گئے تھے ان کا سدباب کر دیا گیا . . .

. . . دوسری صورت یہ تھی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کو نہ صرف قرآن کا عملی پیکر بنایا۔ بلکہ انسانی زندگی کے جملہ حالات کا بہترین نمونہ بھی بنایا . . . .

تیسری صورت یہ تھی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ایک مکمل معاشرہ بلکہ اجتماعی زندگی کا ایک پورا نقشہ ـــ مکمل ریاست ـــ پاکیزہ ترین امامت ـــ قائم کر دی گئی۔"

اب اسی اخبار کی اسی اشاعت میں سے ایک مضمون بعنوان "اسرائیلی ریاست کا مستقبل ـــ مسلمانوں کی بداعمالیوں کا ... کڑوا پھل" کا حسب ذیل اقتباس بھی ملاحظہ فرمائیے۔

"مسلمانوں کے انحطاط اور زوال کی حالت کا اندازہ اسی بات سے کیا جاسکتا ہے کہ ایک راندۂ درگاہ قوم کو محض ہماری بداعمالیوں اور اخلاقی گمراہیوں کی وجہ سے عالم اسلام کے قلب میں پیر ٹکانے کی جگہ مل گئی۔ اور سارے مسلمان ملکوں کے ایڑی چوٹی کے زور لگانے کے باوجود دنیا کے نقشے پر ہی نہیں بلکہ ہمارے سینہ پر ایک مضبوط یہودی ریاست قائم ہوگئی۔ جو مادی فوجی اور اقتصادی لحاظ سے تمام عرب ریاستوں سے زیادہ قوی اور طاقتور ہے۔ اس کی فوجی برتری کا اندازہ اس امر سے بخوبی کیا جاسکتا ہے کہ وہ مصر کی فوجوں کو رگیدتے ہوئے ... مصر کے اندر گھس گئی تھی۔"

ان دونوں اقتباسات کو پڑھ کر جو قدرتی سوال انسان کے دل میں پیدا ہونا چاہیئے اور ہوتا ہی وہ یہ ہے۔ کہ کیا وجہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے تو بقول مضمون نگار اول "اس امر کا پورا اہتمام فرما دیا کہ دین حق کا سرچشمہ ہمیشہ تازہ رہے۔ اور راہ حق کی تمام منزلیں انسان کے سامنے روشن رہیں۔ یعنی (۱) اول اس نے قرآن کریم کی حفاظت کا انتظام کر دیا (۲) دوم اس نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کو نہ صرف قرآن کا عملی پیکر بنایا بلکہ انسانی زندگی کے جملہ حالات کا بہترین نمونہ بنایا (۳) سوم اس نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ایک مکمل معاشرہ بلکہ اجتماعی زندگی کا ایک پورا نقشہ ـــ مکمل ریاست ـــ پاکیزہ ترین امامت قائم کر دی۔ پھر سوال جو پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ اس کے باوجود کیا وجہ ہے کہ آج مسلمانوں کی وہ حالت ہوگئی ہے۔ جس کا تھوڑا سا تصور اس نقشہ سے کیا جاسکتا ہے جو دوسرے اقتباس میں ان کا کھینچا گیا ہے۔ اس کا جواب اسی مضمون میں دیا گیا ہے یعنی "مسلمانوں کی بداعمالیاں" پھر سوال پیدا ہوتا ہے کہ مسلمانوں کی یہ بداعمالیاں کس طرح دور ہوسکتی ہیں۔ اس کا جواب یہی دیا جائے گا۔ کہ قرآن اسوۂ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ذریعہ جو پاکیزہ ترین امامت قائم کر دی گئی۔ اس کو اپنانے سے اس کو از سر نو زندہ کرنے سے۔ پھر سب سے اہم اور آخری سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ اس کو کس طرح اپنایا جاسکتا ہے۔ کس طرح از سر نو زندہ کیا جاسکتا ہے۔؟

اس کا جواب یہ تو ہرگز نہیں ہوسکتا کہ لوگ خود بخود عمل کرنا شروع کر دیں تو کامیابی ہو جائیگی کیونکہ اگر ایسا ہوسکتا۔ تو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اسوۂ حسنہ بنانے کی ضرورت نہ تھی۔ صرف قرآن کریم اور اس کے عملی طریق کو اللہ تعالےٰ پیش کر دیتا۔ اور اسی وجہ سے نہ پاکیزہ ترین امامت قائم کرنے کی ضرورت تھی۔ پھر اس کا جواب یہ بھی نہیں ہوسکتا کہ معمولی امر تکوینی سے پیدا ہونے والے علماء کے ذریعہ یہ کام ہوسکتا ہے۔ کیونکہ اگر ہم امت مسلمہ کی تاریخ کا مطالعہ کریں۔ تو ہم کو نظر آتا ہے کہ گو اس امت میں پے در پے بڑے بڑے علماء بلکہ مجددین علیہم الرحمۃ بھی پیدا ہوتے چلے آئے ہیں۔ اور ان کی وجہ سے ایک زندگی کی رو قائم رہی ہے لیکن اسکے باوجود بھی اسلام پر کبھی وہ پاکیزہ ترین امامت والا دور نہیں آسکا۔ بلکہ ایک تدریجی انحطاط ہی بڑھتا چلا گیا ہے۔ تا آنکہ آج مسلمانوں کی وہ حالت ہوگئی ہے۔ جس کا تھوڑا سا نقشہ ہم نے دوسرے اقتباس میں دیکھا ہے۔

پھر سوال یہ ہے کہ اس کا صحیح جواب ہے کیا؟ ہمیں امید ہے کہ غور کرنے والے طبائع فوراً بھانپ لیں گے۔ کہ اس کا کیا جواب ہے۔ اس کا جواب یہی ہے۔ کہ از سر نو اس قسم کی پاکیزہ امامت قائم ہو۔ جس طرح کی پاکیزہ ترین امامت حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے عین بعد اسلام میں آپ کے ہی ہاتھوں سے قائم ہوئی تھی۔ احادیث کا مطالعہ کرنے والے جانتے ہیں۔ کہ احادیث نبوی میں زبردست پیشگوئیاں موجود ہیں۔ کہ ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ دین کی وہ حالت ہو جائیگی۔ جو آج ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ اور بداعمالیاں اتنی بڑھ جائینگی کہ ان کا بظاہر تدارک کوئی نظر نہیں آئے گا۔ ظاہر ہے کہ آج یہ حالت خود مسلمانوں کی ہے۔ وہ کسی طرح اس حال سے کم نہیں جس کا نقشہ ان پیشگوئیوں میں کھینچا گیا ہے۔ ہمیں یہاں زیادہ تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں کیونکہ یہ ایک عالمگیر مسلمہ حقیقت بن چکی ہے۔ دین اٹھ چکا ہے۔ قرآن کریم ایک رسم بن چکا ہے۔ اور اسلام ایک اسم۔ علماء ہی سے فتنے اٹھ رہے ہیں اور انہی کی طرف لوٹ رہے ہیں۔ یہودیت اتنی بڑھ گئی ہے۔ کہ مسلمان یہودیوں سے بھی گئے گزرے ہو گئے ہیں۔ ظالم بادشاہیاں عروج پر ہیں۔ پھر سوال ہے کیا ہمیں مایوس ہو جانا چاہیئے؟

نہیں تو۔ احادیث نبوی میں ساتھ ہی ایسی پیشگوئیاں بھی موجود ہیں۔ کہ جب دنیا پر ایسا زمانہ آجائے گا۔ جب مسلمانوں کی ایسی حالت ہو جائیگی۔ تو اس وقت پاکیزہ ترین امامت یعنی خلافت علیٰ منہاج نبوت پھر قائم کی جائیگی۔ اگر یہ درست ہے تو اب سوال یہ ہے کہ خلافت علیٰ منہاج نبوت کسطرح قائم ہوسکتی ہے۔

کیا اب لوگ مل کر ایسی پاکیزہ ترین امامت قائم کر سکتے ہیں۔ اس کی تردید اسلامی تاریخ کے ۱۳۰۰ سال کرتے ہیں۔ جو خلافت راشدہ کے بعد امت مسلمہ پر گزرے ہیں۔ پھر سوال یہ ہے کہ اگر ایسی خلافت لوگ مل کر قائم کر سکتے۔ تو پہلی خلافت علیٰ منہاج نبوت بھی اسی طرح قائم ہوگئی تھی اس کو قائم کرنے کے لئے کیوں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ضرورت ہوئی کیوں وہ آپ کے دست مبارک سے قائم کی گئی پھر دوبارہ خلافت علیٰ منہاج کی پیشگوئیوں کی کیا ضرورت تھی۔ صرف اتنا ہی کہنا کافی تھا۔ کہ اب تو یہ امر تکوینی کے حیطۂ اقتدار میں جا چکی ہے۔ اللہ تعالےٰ کو براہ راست اب اس سے کوئی تعلق نہیں رہا۔ تم جانو اور تمہارا کام جب چاہو خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم کر لو۔

یہ اور اسی قسم کی اور بہت سی باتیں کس بات کی طرف نشان دہی کرتی ہیں۔ یقیناً اس بات کی طرف کہ انسانیت کے اس نازک ترین دور میں ایک بندہ ایسا پیدا کیا جائے گا۔ جو خدا تعالےٰ کی طرف سے کھڑا ہوگا۔ اور جو حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کے فیوض لامتناہی سے فیض پا کر اس طرح دعوت حق دے گا۔ جس طرح انبیاء علیہم السلام دعوت دیتے رہے ہیں۔ وہ نیا آدم ہوگا۔ جس پر قرآن کریم اس معنے میں دوبارہ نازل ہوگا۔ کہ وُہ اپنے ممدوح کی طرح آئیندہ نئی دنیا کے حسب حال قرآن کریم کی تعلیم کو واضح کریگا۔ از سر نو زندہ کرے گا اور اسی طرح جس طرح پہلی خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم کی گئی تھی۔ اسلام کی نشأۃ ثانیہ کی خلافت علیٰ منہاج نبوت کو قائم کرے گا۔ اس کا نام الامام المہدی ہوگا۔ اس کا لقب عیسےٰ ابن مریم ہوگا۔ اور وہ مسیح ہوگا۔ وہ موعود کل اقوام ہوگا۔ کیونکہ اسکی آمد کی خبر ہر قوم اور ہر زمانے کے نبیوں کے ذریعہ سے دی گئی ہے۔ وہ اسلام کا عظیم الشان جرنیل ہوگا۔ اب سوال یہ ہے کہ وہ کب آئیگا؟ کیا ہر روح آج اس کا انتظار نہیں کر رہی؟ پھر وہ کیوں نہیں آتا؟؟ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور تمام انبیاء علیہم السلام کی پیشگوئیوں کا وہ حصہ جو اس کے زمانہ کا تعین کرتا ہے۔ وہ تو ہماری آنکھوں کے سامنے حقیقت بن کر آچکا ہے۔ آج وہ تمام ماحول تو موجود ہو چکا ہے کہ اقبال کی روح بھی پکار اٹھی ہے؟

زمانہ اپنے ابراہیم کی تلاش میں ہے

مگر وہ کہاں ہے؟

آوازِ خلق

از محمد عبدالحق صاحب امرتسری

احرار کی فتنہ انگیزی اور شورش پسندی کا ایک نہایت شرمناک پہلو وہ ہے۔ جو انہوں نے مکرم چوہدری محمد ظفر اللہ صاحب کے تقرر کے خلاف اختیار کیا ہے۔ حالانکہ جناب چوہدری صاحب کی سابقہ شاندار قومی اور ملکی خدمات سے واقفیت رکھنے والے جانتے ہیں کہ حکومت برطانیہ کے وقت میں آپ مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت نہایت دیانتدارانہ طور پر کرنے والی ایک خاص شخصیت تھے۔ اور ہمیشہ آپ نے اس بارے میں اپنی غیر معمولی قابلیت کا ثبوت دیا یہی وجہ ہے کہ مسلمانوں کا ذمہ دار اور اعلیٰ طبقہ آپ کا شکرگزار ہے اور آپ کا بے حد مداح اور ہے آج ملت کش احرار اس انسان کے خلاف شور مچا رہے ہیں۔ جس کی سیاسی قابلیت مسلّم جس کی قومی اور ملکی خدمت قابل قدر جس کا خلوص اور اعلیٰ کیرکٹر قابل نمونہ ہے۔ انہی وجوہات کی بناء پر آپ کا تقرر احرار کے لئے باعث رنج و ملال بن رہا ہے۔ ذیل میں چند ایسے اقتباسات پیش کئے جاتے ہیں جو ہمارے مندرجہ بالا دعوے کی تصدیق اور محترم چوہدری صاحب کی قابلیت کے شاہد ہیں برطانیہ کے عہد میں جو آپ نے مسلمانوں کی خدمات سرانجام دی ہیں ان کا بعد میں ذکر ہوگا۔ اس وقت پاکستان بننے کے وقت سے لے کر آج تک جو آپ نے اپنے ملک کی بہترین خدمت کی۔ اس کا ذکر کیا جاتا ہے۔ روزنامہ نوائے وقت ۲۲ راگست ۱۹۴۸ء لکھتا ہے۔

"جب تک ظفر اللہ اپنی قابلیتوں اور صلاحیتوں سے ذاتی ترقی کے لئے کام لیتے رہے اس وقت تک دنیا انہیں محض ایک کامیاب وکیل اور کامیاب سرکاری افسر سمجھتی رہی۔ لیکن جونہی آپ نے خدمت ملت کے میدان میں قدم رکھا اور مسلمانوں نے آپ کو نگاہ قبولیت سے دیکھا ظفر اللہ کا نام ایک بطل کی حیثیت سے مطلع شہرت پر پوری آب و تاب کے ساتھ چمکنے لگا۔ ظفر اللہ خاں کی زندگی کے اس دور کا آغاز اس وقت سے ہوتا ہے۔ جب قائداعظم نے چاہا کہ آپ پنجاب باؤنڈری کمیشن کے سامنے مسلمانوں کے وکیل کی حیثیت سے پیش ہوں اور ظفر اللہ خاں نے فوراً یہ خدمت انجام دینے کی حامی بھری جو افراد کمیشن کے ارکان کی حیثیت سے جج بنا کر بٹھائے گئے تھے وہ باعتبار تجربہ و صلاحیت آپ کے مقابلے میں طفلان مکتب سے زیادہ حیثیت نہ رکھتے تھے۔ لیکن قائداعظم کی خواہش تھی کہ ظفر اللہ کمیشن کے سامنے ملت کے وکیل کی حیثیت سے پیش ہوں۔ اس لئے آپ نے بلا تامل یہ کام اپنے ذمہ لیا اور اسے ایسی قابلیت سے انجام دیا کہ قائداعظم نے خوش ہو کر آپ کو یو۔این۔او میں پاکستانی وفد کا قائد مقرر کر دیا۔ (خط کشیدہ الفاظ احرار کی اس بدترین کذب بیانی کا پورا پورا رد ہے جو وہ جناب چوہدری صاحب کے خلاف کر رہے ہیں ناقل) باؤنڈری کمیشن کے سامنے جس طرح آپ نے ملت کی وکالت کا حق ادا کیا تھا۔ اس سے آپ کا نام پاکستان کے قابل احترام خادموں کی فہرست میں شامل ہو چکا تھا۔ لیک سیکسس میں آپ کی مدلل اور پرزور تقریروں سے بین الاقوامی حلقے گونج اٹھے تو اس نام کے وزن اور اہمیت میں اور بھی اضافہ ہوا

یو۔این۔او میں فلسطین کا قضیہ پیش تھا۔ چوہدری صاحب نے اس میں غیر معمولی دلچسپی لی اور ایسی مؤثر تقریریں کیں جن سے حالات کا پانسہ پلٹ گیا۔

عام ممالک میں ظفر اللہ کی اس تقریر سے انہیں ایک زبردست مقرر اور بطل سمجھا جانے لگا۔ چنانچہ جب آپ یو این۔او کا اجلاس ختم ہونے پر نیویارک سے عازم کراچی ہوئے تو راہ میں تین دن کے لئے دمشق میں قیام کیا۔ تو حکومت دمشق کی جانب سے آپ کا شاہانہ استقبال کیا گیا۔ ہوائی مستقر پر دمشق کے بڑے بڑے سرکاری افسروں کے علاوہ صدر جمہوریہ شام کے خاص نمائندے بھی آپ کے استقبال کے لئے پہنچے اور آپ کو بصد تکریم و اعزاز شاہی محل میں لے جایا گیا۔ جہاں آپ نے صدر جمہوریہ سے ملاقات کی۔

دو دن بعد مفتی اعظم فلسطین امین الحسینی نے آپ سے ملاقات کی۔ مفتی اعظم کی حریت پسندی روائتی شہرت رکھتی ہے یو۔این۔او میں ظفر اللہ کی تقریروں سے ان جیسا انسان بھی اتنا متاثر تھا۔ کہ انہوں نے ملاقات کے وقت چوہدری صاحب کو ایک بیش قیمت تسبیح ایک عطر کی شیشی اور ایک نفیس فاؤنٹین پن بطور تحفہ دیا۔

اس روز شامی یونیورسٹی الجامعۃ السوریا میں آپ کی تقریر ہوئی۔ حاضرین اور طلبا نے بے اختیار ہو کر ظفر اللہ خاں زندہ باد کے نعرے لگائے اور ہر شخص کہتا تھا "رجل عبقری" (یہ شخص عدیم النظیر شخصیت کا مالک ہے)

قائداعظم مردم شناسی اور خدمت نوازی میں دیرینہ شہرت رکھتے تھے۔ وہی سر محمد ظفر اللہ خاں جو حکومت برطانیہ کے ایک پرزے کی حیثیت سے مسلم لیگ سے دور دور رہتے تھے۔ ملک و ملت کی شاندار خدمات انجام دیں۔ تو قائداعظم انہیں حکومت پاکستان کے اس عہدے پر فائز کرنے پر تیار ہو گئے جو باعتبار منصب وزیر اعظم کے بعد سب سے اہم اور وقیع عہدہ شمار ہوتا ہے۔ قائداعظم نے چوہدری صاحب کو بلا تامل پاکستان کا وزیر خارجہ بنا دیا لیکن ابھی ظفر اللہ کے ہاتھوں وہ زبردست کارنامہ انجام پانا باقی تھا جس سے ان کا نام تاریخ پاکستان میں ہمیشہ زندہ رہے گا۔

ہندوستان نے کشمیر کا قضیہ یو۔این۔او میں پیش کر دیا۔ چوہدری صاحب پھر نیویارک پہنچے۔ ۱۶ ر فروری ۱۹۴۸ء کو آپ نے یو این۔او میں دنیا بھر کے چوٹی کے ماہرین کے سامنے اپنے ملک و ملت کی وکالت کرتے ہوئے مسلسل ساڑھے پانچ گھنٹے تک تقریر کی۔ ظفر اللہ کی تقریر ٹھوس دلائل اور حقائق سے لبریز تھی۔ مسلسل ساڑھے پانچ گھنٹے تک ایسی پرمغز سیاسی تقریر کرنا کھیل نہیں۔ جس میں ایک لمحہ کی چوک سے مقدمہ ہار جانے اور اپنے ملک کی سبکی ہونے کا احتمال ہو۔ اسکو بجا طور پر تلوار کی دھار پر چلنا کہہ سکتے ہیں لیکن چوہدری صاحب نے یہ کام اس خوبی سے انجام دیا کہ لوگ حیران و ششدر رہ گئے۔

یو۔این۔او میں قضیہ کشمیر کی بحث درحقیقت ایک دماغی جنگ تھی۔ پورے چار ماہ تک مباحثہ جاری رہا۔ ہندوستانی وفد کے ارکان بھاگے بھاگے پھرتے رہے مگر وہ شکست سے نہ بچ سکے۔ ظفر اللہ نے انہیں چاروں شانے چت گرایا۔ انہیں کیا اصل میں ہندوستان کو شکست ہوئی ظفر اللہ خاں کا وزیر خارجہ پاکستان مقرر ہونا بھی اس کی روشن دلیل ہے کہ مسلمان قوم احسان فراموش نہیں اور وہ اپنے ابطال کی قدر کرنی جانتی ہے... چوہدری ظفر اللہ خاں آج پاکستان کی ان شخصیتوں میں شمار ہوتے ہیں جو اس وقت مقبول ترین ہیں۔ جن کا سچے دل سے احترام کیا جاتا ہے کشمیر کیس کا تو ظفر اللہ کا ایک ایسا کارنامہ ہے جسے مسلمان کبھی نہ بھول سکیں گے۔"

(ہفت روزہ نوائے وقت لاہور ۲۲ راگست ۱۹۴۸ء صفحہ ۳۲)

روزنامہ انقلاب لکھتا ہے۔

"چوہدری محمد ظفر اللہ خاں وہ شخص ہیں جنہوں نے پاکستان کو بین الاقوامی میدان میں ایک باثر طاقت بنانے کے سلسلے میں ہر فرد واحد سے زیادہ کوششیں انجام دی ہیں۔ آج کل موصوف لیک سیکسس میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں پاکستانی وفد کی قیادت کر رہے ہیں اور جنرل اسمبلی ان کی خوشمزگی اور باہمی تعاون کی ذاتی خوبیوں سے مستفید ہو رہی ہے۔

اقوام متحدہ میں جب انہوں نے عربوں اور انڈونیشیا کے باشندوں کی حمایت کی تو ایسے الفاظ سے ہمیشہ پرہیز کیا جو کسی کو ناگوار گزریں۔

ان کی ساری زندگی میں خواہ اس پر کسی قانون دان سیاستدان۔ منتظم منصف یا مدبر کی حیثیت سے نظر ڈالی جائے یا ایک وزیر کے طور پر ایک بنیادی یکسانیت پائی جاتی ہے۔

ان کے متعلق کہا گیا ہے کہ وہ ایک مسلمان

> "چوہدری ظفر اللہ کے ہاتھوں وہ کارنامہ انجام پایا جس سے انکا نام تاریخ پاکستان میں ہمیشہ زندہ رہے گا" (نوائے وقت)

صورت انسان ہیں اور اپنی ترشی ہوئی ڈاڑھی اور بڑی بڑی سیاہ آنکھیں اور مضبوط متناسب اعضاء سے وہ واقعی مسلمان معلوم ہوتے ہیں ... ان کی ظاہری شکل ان کے باطن کا سچا آئینہ ہے۔ چنانچہ چوہدری محمد ظفراللہ خاں کے بارے میں واقعہ یہ ہے وہ پختہ مذہبی معتقدات کے مالک ہیں۔

آپ کو پاکستان کے محکمہ خارجہ و تعلقات دولت مشترکہ کے وزیر کی حیثیت سے ہمسایہ ملک کے متعلق کچھ تلخ گوئی سے بھی کام لینا پڑا۔ جب ہندوستان نے حیدرآباد پر حملہ کیا۔ تو آپ نے نہایت نرم مگر صاف لہجہ میں دنیا والوں سے استفسار کیا۔ کہ اگر حقیقی اختلافات کے طے ہونے کا ذریعہ ہتھیار بند افواج ہی قرار پاگئیں۔ تو دونوں ممالک کے درمیان خوشگوار تعلقات اور بین الاقوامی امن وصلح کا اللہ والی ہے۔ آپ نے اپنے عہدے کی ذمہ داری قبول کرتے وقت اپنے اور اپنے اسلامی تخیل کے مخصوص انداز میں کہا کہ اب وزیر خارجہ پاکستان کا کام آسان نہیں تاہم دنیا کے لوگوں کو مایوسی کی کوئی وجہ نہیں۔ کیونکہ مجھ کو اس حقیقت پر پورا بھروسہ ہے کہ جب خدائے برتر نے احمد (رسول کریم صلعم) کو دنیا میں اتارا تو اسکے یہ معنی ہیں کہ اس رحمۃ للعٰلمین کی استعانت ہم سب کے شامل حال ہے"

(انقلاب ۱۳ر جولائی ۱۹۴۹ء)

یہ صرف پاکستان کے دو معزز اخباروں کے ادھورے اقتباسات ہیں۔ ورنہ دوسرے اسلامی ممالک کے اخباروں کے اقتباسات اگر جمع کئے جائیں تو ایک ضخیم کتاب مرتب ہو سکتی ہے۔ آج کل جس قدر اوچھے اعتراض یا شرمناک حملے آپ کی قابلیت پر ناعاقبت اندیش کر رہے ہیں۔ مذکورہ بالا اقتباسات میں ان کا کافی جواب موجود ہے۔ کاش کہ وہ لوگ تعصب کی عینک اتار کر اس کا بغور مطالعہ کریں۔

خط وکتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں ورنہ تعمیل نہ ہو سکے گی۔

اور یہ لوگ

از مکرم ملک مبارک احمد صاحب امین آباد

مجلس احرار جو کسی زمانہ میں بزعم خود دس کروڑ مسلمان ہند کی واحد ترجمان ہوا کرتی تھی، آج غالباً سیاسی منازل سلوک کی "منزل استغراق" میں محو دمستغرق ہے۔ اور اب حال یہ ہے کہ

ہم وہاں ہیں جہاں سے ہم کو بھی
کچھ ہماری خبر نہیں آتی

اسلئے برسبیل تذکرہ اس دلچسپ طائفہ کی زندگی کا ایک ورق پیش کیا جا رہا ہے۔

احرار کیا ہیں؟ روزنامہ زمیندار کا بیان ہے کہ:۔

"پنجاب میں چند پنجابیوں نے ایک انجمن قائم کر رکھی ہے۔ جسے مجلس احرار کہتے ہیں۔ یہ مجلس غالباً دنیا بھر میں سب سے پہلی انجمن ہے۔ جس کا کوئی اصول وعقیدہ نہیں ہے اگر پہلے اسے سمجھنے کی کوشش نہیں کی گئی۔ تو اب سمجھ لیجئے کہ اگر احراری شیخ حسام الدین بن کر اسٹیج پر آجاتے اور مجلس احرار کی دف بجا بجا کر کانگریس کے گیت گانے لگے تو وہ احرار کا صدر ہوگا اگر کوئی چوہدری افضل حق کے نام سے اخباری زبان سے چلائے۔ کہ کانگرسی لیڈر سرمایہ دار ہیں اور سرمایہ داری کی تخریب مجلس احرار کے مقاصد میں شامل ہے۔ تو وہ مفکر احرار کہلائیگا گویا کانگرس کا پالتو ہوا خواہ بھی قائد احرار ہے۔ اور کانگرس پر لعنتیں بھیجنے والا بھی زعیم احرار ہے اب بتائیے کہ احرار بذات خود کیا ہیں؟"

(زمیندار ۳ر جولائی ۱۹۳۶ء)

روزنامہ زمیندار کا یہ دلچسپ سوال آج تک تشنہ تشریح ہے۔ اور سچ تو یہ ہے کہ جو قابل رحم مؤرخ تاریخ احرار مرتب کرنے کا بیڑا اٹھائیگا وہ ایک دراز عرصہ تک قلم ہاتھ میں لئے جھنجھلا کر اپنے پروردگار کو مخاطب کر کے کہے گا۔

اے اللہ! میں کس مخمصہ میں پھنس گیا۔ بس دشت پُر خار کی شب ظلمت میں ممکن ہے۔ کہ ہمارے پیش کردہ تذکرہ میں اسے روشنی کی کچھ شعاعیں دکھائی دیں کہ جن کی مدد سے شاید وہ یہ بجا پہنچنے میں کامیاب ہو جائے کہ۔۔ احرار کیا ہیں؟

مجلس احرار ہند کے مفکر اعظم چوہدری افضل حق صاحب مرحوم نے اخبار زمزم لاہور میں ایک دلچسپ سلسلہ مضامین معنونہ "احرار کی مختصر تاریخ" لکھتے ہوئے ایک پُر از حقیقت چُست و دلچسپ فقرہ میں احرار کی کتاب زندگی کا نچوڑ یوں بیان فرمایا،

"باسی کڑھی کے اُبالے کی طرح ہم
اُٹھتے ہیں اور ــــــــــ
پیشاب کی جھاگ کی طرح ہم بیٹھ جاتے
ہیں۔ (زمزم ۱۵ر جولائی ۱۹۴۲ء)

مفکر احرار نے احرار کی زندگی کا بحر مواج کتنے برجستہ الفاظ کے خوشنما کوزے میں بند کر دیا ہے کہ بے اختیار داد دینے کو جی چاہتا ہے۔ احرار کی زندگی کے تمام اوراق مذکورہ حقیقت کی حرف بحرف تصدیق کرتے ہیں مثالاً ملاحظہ فرمائیے۔

۱۹۳۴ء کے آخر میں احرار نے احمدیوں کے خلاف جس زور شور سے "آل انڈیا تحریک" چلائی وہ اپنی مثال آپ ہے۔ قادیان میں سپیشل ٹرینوں کے ذریعہ پبلک پہنچائی گئی اور ایک اجتماع عظیم کے سامنے امیر شریعت احرار مولوی عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری اور دیگر زعماء احرار نے دھواں دھار تقریریں فرمائیں۔

احراری امیر شریعت نے فرمایا کہ ہم قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجا دینے کا عزم لے کر آئے ہیں اور تین برس تک لوٹے زمین پر کوئی مرزائی زیارت کے لئے بھی نہ ملے گا"

ان بلند بانگ دعاوی کی گونج سے متاثر ہو کر مسلمانوں نے احرار کے لئے چندوں کی بارش برسادی۔ اور ہر ممکن امداد کے لئے آمادگی کے اظہار کے ساتھ احرار کی ہمت بندھانے میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی۔ لیکن ان دعاوی کا نتیجہ بھی یہی نکلا۔ جو احرار کے مختار وکل مفکر نے نبض شناسی کی خداداد استعداد سے کام لیتے ہوئے بیان فرمایا تھا کہ احرار "باسی کڑھی کے اُبالے کی طرح بیٹھ گئے"۔

چنانچہ اس صورت حالات پر روشنی ڈالتے ہوئے روزنامہ احسان نے اپنے ایک مقالہ افتتاحیہ معنونہ "احرار کی سرمستیاں" میں لکھا کہ "احرار کی بے مثال قربانیاں، انتھک کوششیں اور غیر معمولی جدوجہد سب بے اثر ثابت ہوئیں۔ احرار چاہتے تھے کہ صوبہ کی قیادت ترقی پسند مسلمانوں کے ہاتھ میں ہو وہ قادیانی تحریک کو کچلنا چاہتے تھے۔ انہوں نے پنجاب میں ہندو مسلم اتحاد کی سعی کی۔ لیکن آج دیکھئے تو ان کی دس بارہ برس کی کوششوں کا حاصل یہ نکلا ہے۔ کہ صوبہ کی قیادت میں جن لوگوں کو احرار ترقی پسند کہتے ہیں۔ ان کا برائے نام حصہ بھی نہیں۔ وہ قادیانی تحریک کو بھی کچل نہیں سکے۔ اور ہندو مسلم اتحاد کی بجائے اب صوبہ میں ہندو مسلم اختلاف اتنا بڑھ گیا ہے کہ بظاہر اس کا کوئی علاج نظر نہیں آ رہا۔

(روزنامہ احسان لاہور ۱۲ر دسمبر ۱۹۴۳ء)

مسلمانوں نے بلامبالغہ لاکھوں روپیہ اس تحریک کو دبانے کے لئے احرار کے حوالے کیا تھا اور مالی اور زبانی بڑھ چڑھ کر پیش کیں لیکن ان سب مساعی کا نتیجہ صفر ہی رہا لاکھوں روپیہ دنوں میں برباد کر کے پھر قوم کے آگے تنگی و مفلسی کا رونا روتے ہوئے لدھیانوی فرماتے ہیں:۔

"ایک پائی بھی اخراجات کے لئے دفتر میں موجود نہیں۔ نہ شاہ صاحب کے مقدمہ پر خرچ کرنے کے لئے اور نہ دفتر کو چلانے کے لئے روپیہ موجود ہے۔ مجھے حیرت ہوتی ہے کہ یہ کام کیسے چلے گا؟

(روزنامہ احرار ۱۹ر اپریل ۱۹۳۶ء)

صورت حال یہاں تک ذبول ہو گئی کہ دس کروڑ اسلامیان ہند کی واحد نمائندگی کے دعوے داروں کے مرکز سے جاری شدہ اپیلیں بالکل بے اثر ثابت ہونے لگیں چنانچہ "مرکز سے کئی چٹھیاں آچکی ہیں کہ قادیان کے لئے والنٹیر روانہ کرو مگر کئی دنوں کی کوشش کے باوجود احرار پارٹی کو ایک والنٹیر بھی قادیان کے لئے نہیں مل سکا۔

بے چارے جہاں جاتے ہیں یہی منہ توڑ جواب ملتا ہے آپ خود جائیں کیا قربانی کے بکرے ہم ہی ہیں۔ آج تک ایک پائی بھی نہیں مل سکی۔ جہاں جاتے ہیں۔ لوگ ان سے سابقہ حساب کا مطالبہ کرتے ہیں۔

(روزنامہ زمیندار ۹ر ستمبر ۱۹۳۷ء)

اس طرح حضرت امام جماعت احمدیہ امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی یہ پیشگوئی تھوڑے عرصہ میں ہی نہایت شان وشوکت سے لفظ بلفظ پوری ہوئی کہ میں دیکھتا ہوں کہ زمین ہمارے مخالفوں کے پاؤں تلے سے نکلی جا رہی ہے۔

درخواست دعا

میری اہلیہ چند دنوں سے بخار میں مبتلا ہے اب پہلے سے قدرے افاقہ ہے اور نقاہت بہت احباب کامل صحت کے دعا فرمائیں (مستری) محمد [illegible]

تعظیم حضرت امام حسین رضؓ و اہانت یزید

جماعت احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم اور ہدایت کے ماتحت تمام آئمہ مطہرین کی دل سے عزت کرتی ہے۔ اور اس مقدس گروہ کو عزت کے مقام پر سمجھنا اُن کے عقیدہ میں داخل ہے۔ مگر گذشتہ دِنوں میں احراری مولویوں نے مختلف شہروں میں تبلیغی کانفرنس کا نام دے کر سلسلہ احمدیہ کے خلاف بہت زہر اگلا ہے۔ بہت غلط باتیں اور عقاید جماعت احمدیہ کی طرف منسوب کئے ہیں۔ منجملہ ان غلط باتوں کے ایک یہ بات بھی ہے۔ کہ گویا نعوذ باللہ حضرت مرزا صاحبؑ نے امام حسینؓ کی توہین کی ہے۔ چنانچہ خانقاہ ڈوگراں میں احراری مولوی لال حسین اختر نے بھی یہ اعتراض کیا تھا۔ سو اس کا عقلی جواب تو یہ ہے۔ کہ جب کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی نسبت۔ اپنی بعض سادات دادیوں اور نانیوں کی طرف کی ہے۔ تو اس صورت میں حضور سادات کے سردار امام حسینؓ کے خلاف کیونکر کوئی کلمہ استخفاف کہہ سکتے ہیں۔ اس صورت میں تو یہ مثل صادق آئے گی جیسے کہا گیا ہے ؏

"یکے بر سر شاخ و بن مے برید"

دوسرا جواب یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے محکمات کی صورت میں جہاں آئمہ مطہرین کے متعلق اپنا عقیدہ بیان فرمایا ہے۔ وہ اس الزام کو جڑ سے کاٹتا ہے۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"بہرحال میں اس اشتہار کے ذریعہ سے اپنی جماعت کو اطلاع دیتا ہوں۔ کہ ہم اعتقاد رکھتے ہیں۔ کہ یزید ایک ناپاک طبع دنیا کا کیڑا اور ظالم تھا۔ اور جن معنوں کی رُو سے کسی کو مومن کہا جاتا ہے۔ وہ معنے اس میں موجود نہ تھے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ لیکن بدنصیب یزید کو یہ باتیں کہاں حاصل تھیں۔ دنیا کی محبت نے اس کو اندھا کر دیا تھا۔ مگر حسین رضی اللہ عنہ طاہر و مطہر تھا۔ اور بلاشبہ ان برگزیدوں سے ہے۔ جن کو خدا تعالیٰ اپنے ہاتھ سے صاف کرتا ہے۔ اور اپنی محبت سے معمور کر دیتا ہے۔ اور بلاشبہ وہ سرداران بہشت میں سے ہے۔ اور ایک ذرہ کینہ رکھنا اس سے موجب سلب ایمان ہے۔ اور اس امام کا تقویٰ اور محبت اور صبر اور استقامت اور زہد اور عبادت ہمارے لئے اسوۂ حسنہ ہے۔ اور ہم اس معصوم کی اقتدا کرنے والے ہیں۔ جو اس کو ملی تھی۔ تباہ ہو گیا وہ دل جو اس کا دشمن ہے۔ اور کامیاب ہو گیا۔ وہ دل جو عملی رنگ میں اس کی محبت ظاہر کرتا ہے۔ اور اس کے ایمان اور اخلاق اور شجاعت اور تقویٰ اور استقامت اور محبت الٰہی کے تمام نقوش انعکاسی طور پر کامل پیروی کے ساتھ اپنے اندر لیتا ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

غرض یہ امر نہایت درجہ کی شقاوت اور بے ایمانی میں داخل ہے۔ کہ حسین رضی اللہ عنہ کی تحقیر کی جائے۔ اور جو شخص حسینؓ یا کسی اور بزرگ کی جو ائمہ مطہرین میں سے ہے۔ تحقیر کرتا ہے۔ یا کوئی کلمہ استخفاف اُن کی نسبت اپنی زبان پر لاتا ہے۔ وہ اپنے ایمان کو ضائع کرتا ہے۔ کیونکہ اللہ جلشانہٗ اس شخص کا دشمن ہو جاتا ہے۔ جو اس کے برگزیدوں اور اُس کے پیاروں کا دشمن ہے۔" (فتاویٰ احمدیہ حصہ دوم صفحہ ۔۔)

مندرجہ حوالہ ایسا واضح ہے۔ اس کو پڑھ لینا ہی کافی ہے۔ اس سے ثابت ہے۔ کہ حضرت امام حسینؓ اور آئمہ مطہرین کے متعلق جماعت احمدیہ کا کیا عقیدہ ہے۔ فافہم ولاتکن من المستعجلین

(خاکسار قمر الدین۔ مولوی فاضل)

تفسیر کبیر کے شائقین

دفتر تحریک جدید ربوہ میں مندرجہ ذیل کتب مصنفہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز قابل فروخت ہیں۔ احباب ان کا ہدیہ پیشگی معہ محصولڈاک دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ میں بھجوا کر منگوا سکتے ہیں۔ کوئی کتاب وی پی نہیں کی جائے گی۔ تاوقتیکہ قیمت دفتر میں جمع نہ ہو جائے۔

I۔ تفسیر کبیر جلد اوّل ہدیہ فی جلد ۵/۸/ روپیہ محصولڈاک رجسٹرڈ ۱۱/ فی جلد

II۔ تفسیر سورہ کہف ہدیہ فی جلد ۱/۸/ روپیہ محصولڈاک رجسٹرڈ -/۸/- فی جلد

III۔ نظام نو کا انگریزی ترجمہ ہدیہ فی جلد -/-/۱ محصولڈاک رجسٹرڈ -/۶/- فی جلد

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے میری لڑکی عطیہ بیگم صاحبہ اہلیہ شریف احمد صاحب منصوری کو پہلا لڑکا ۱۲ اور ۱۳ جنوری کی درمیانی شب کو عطا فرمایا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ نومولود کی درازیٔ عمر اور خادم دین کے لئے دعا فرمائیں۔ (بیگم سیٹھ محمد اعظم صاحب حیدرآباد دکن حال مقیم ماڈل ٹاؤن لاہور)

لیڈی ڈاکٹر کی ضرورت

نور ہسپتال ربوہ کے لئے ایک لیڈی ڈاکٹر کی آسامی خالی ہے۔ جس کے لئے معقول تنخواہ مقرر ہے۔ ایسی لیڈی ڈاکٹر کے لئے جو سلسلہ کے مرکز کی پُرامن اور روحانی فضا سے فائدہ اٹھانا چاہیے۔ تنخواہ کے علاوہ کچھ آمد پریکٹس کے ذریعہ بھی متوقع ہے۔ درخواست بنام انچارج صاحب نور ہسپتال ربوہ ضلع جھنگ آنی چاہیئے۔

(ڈاکٹر حشمت اللہ خان انچارج نور ہسپتال ربوہ ضلع جھنگ)

تحریک جدید کا ایک نہایت ضروری اعلان

تحریک جدید کی پانچہزاری فوج کے مجاہدین کی اطلاع و عمل کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ مثلاً ایک دوست نے ۱۹۳۴ء میں پہلے سال کا وعدہ کیا۔ اور پھر دوسرے۔ تیسرے۔ چوتھے۔ پانچویں اور چھٹے سال تک دیتا رہا یا دوسرے یا تیسرے سال میں شامل ہو کر پانچ یا چھ سال تک ادا کر دیا۔ یا پہلے دس سال میں سے کسی سال میں شامل ہوا۔ اور اس نے پانچ سال یا چھ سال یا اس سے زیادہ سال ادا کر لئے ہیں۔ یا ۱۹۳۴ء سے شروع کر کے پورے دس سال یعنی ۱۹۴۴ء تک وعدے کر کے ادا کر چکا ہے۔ مگر اس کے بعد شامل نہ ہو سکا۔ ایسے احباب کو معلوم رہنا چاہیئے۔ کہ تحریک جدید کے دفتر اوّل کا جہاد چونکہ انیس سالہ ہے۔ جو لوگ اُنیس سال تک دوامی قربانی کرتے چلے جائیں گے۔ وہ خدا کے فضل و کرم سے تحریک جدید کے کامل سپاہی ہوں گے۔ کیونکہ دور اوّل کی قربانیوں کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دس سال کے بعد نو سال کی توسیع فرما کر اُنیس سال تک فرما دیا تھا۔ پس وہ احباب جو پہلے دس سال میں سے پانچ سال یا چھ سال یا پورے دس سال دے چکے ہیں۔ اُنہیں حضور کی طرف سے اجازت ہے۔ وہ سولہویں سال میں شامل ہو کر رضاء الٰہی حاصل کریں۔ اور انیسویں سال تک جس قدر سال اُن کے خالی ہیں۔ وہ اس میں زیادتی کے ساتھ وعدہ کریں۔ اور جو رقم ان کے ذمہ بقایا کی ہو۔ وہ کچھ سولہویں سال کے ساتھ اور کچھ آئندہ سالوں کے ساتھ قسط وار ادا کر سکتے ہیں۔ اور قسط بھی ان کو خود اپنی آسانی کے مطابق مقرر کرنی ہوگی۔ اور قسط کی باقاعدہ ادائیگی ہوتی رہنی چاہیئے۔ چونکہ دفتر وکیل المال تحریک جدید ربوہ میں تحریک جدید کا ریکارڈ موجود ہے۔ اس لئے جو احباب اپنا حساب معلوم کرنا چاہیں۔ ان کی چٹھی آنے پر فوراً انشاء اللہ تعالیٰ ارسال کر دیا جائے گا

اسی طرح جو احباب دفتر دوم میں شامل ہیں۔ اور اگر کسی کا گذشتہ سالوں کا بقایا ہے۔ یا خالی ہیں۔ انہیں چاہیئے۔ کہ اب چھٹے سال کے وعدے کے ساتھ خالی سالوں کا وعدہ کر کے قسط وار کچھ چھٹے سال کے ساتھ اور کچھ آئندہ سالوں کے ساتھ اپنی سہولیت کے مطابق قسط مقرر کر کے ادا کریں۔ اور جو نئے نوجوان جنہوں نے ابھی تک کسی سال میں حصہ نہیں لیا ہے۔ وہ بھی چھٹے سال میں وعدہ کریں۔ اور کم سے کم اپنی ایک ماہ کی آمد کا نصف حصہ ایک سال کے لئے دیکر آئندہ سالوں میں اس پر اضافہ فرماتے جائیں۔

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ منورہ)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا ایک کشف

حضور فرماتے ہیں:۔

"میں صبح کے وقت بعد از نماز سویا ہوا تھا۔ کہ مجھے آواز دیکر اندر سے کسی نے جگایا۔ میں اٹھ کر بیٹھ گیا۔ بیٹھتے ہی کشف کی حالت طاری ہو گئی۔ میں نے دیکھا کہ احمدیہ جماعت کا ایک مجمع ہے۔ سامنے ایک سکھ جو دراصل ایک مسلمان ہے تقریر کر رہا ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ قریباً پچاس سال سے جماعت احمدیہ نے سکھوں میں تبلیغ شروع کی تھی۔ لیکن چونکہ فوراً نتیجہ نہ نکلا۔ ان میں کچھ سستی اور مایوسی پیدا ہو گئی۔ مگر یہ سستی اور مایوسی ان میں پیدا نہیں ہونی چاہیئے تھی۔ اس آخری فقرہ پر کشف کی حالت جاتی رہی۔

میں سمجھتا ہوں کہ اس کشف میں ہمیں اپنے فرض کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ اور بتایا گیا ہے کہ۔

سکھ ضرور اسلام کی طرف آئیں گے۔ اس لئے اس کام کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔" (الفضل قادیان ۱۱ اگست ۱۹۴۵ء)

احمدیت کے پروانو! حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے اس کشف کی تکمیل کے لئے احمدیت کے نئے مرکز ربوہ ضلع جھنگ سے سکھوں کے لئے گورمکھی میں ایک ماہوار رسالہ جاری کیا گیا ہے۔ مشرقی پنجاب کے سکھ دوستوں کے نام رسالہ جاری کروا کر عند اللہ ماجور ہوں۔ سالانہ چندہ چار روپے

پاکستان اور **ہندوستان** کے جو دوست یا جماعتیں اس کار خیر میں حصہ لینا چاہیں۔ وہ جملہ رقوم محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ یا محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور کے نام ارسال فرما کر خاکسار کو اطلاع کر دیں۔ تا اُن کی طرف سے سکھ دوستوں کے نام رسالہ جاری کر دیا جائے۔

(خاکسار منیجر گورمکھی رسالہ ربوہ ضلع جھنگ)

دعائے مغفرت

خاکسار کی چھوٹی ہمشیرہ عزیزہ سعیدہ بیگم جو ایک لمبے عرصہ سے بیمار چلی آ رہی تھی قضائے الٰہی بروز بدھ ۱۱ جنوری گنج مغلپورہ میں وفات پا گئی ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اُنکے درجات بلند کرے اور جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے:۔

(خاکسار محمد صدیق امرتسری مبلغ سیرالیون مغربی افریقہ)

ایک نادر موقع

نارتھ ویسٹرن ریلوے کا وقت و کرایہ نامہ ایک لاجواب تصنیف ہے جسکی ہر چھ ماہ بعد دو لاکھ تیس ہزار کا پیاں شائع کیجاتی ہیں۔ یہ اشاعت اس قسم کی تمام مطبوعات سے زیادہ ہے۔ اس کتاب کو نہایت دیدہ زیب طریق پر دو زبانوں اُردو اور انگریزی میں شائع کیا جاتا ہے تاکہ وہ ہر قبیل کے لوگوں تک پہنچ سکے۔

یہ کتاب صرف سفر کے ایام میں ہی پڑھی نہیں جاتی بلکہ باقی چھ ماہ میں بھی زیر مطالعہ رہتی ہے۔ کیونکہ اس میں گاڑیوں کے اوقات آمد و رفت کے علاوہ صدہا قیمتی معلومات یعنی ریلوے کے قواعد و قوانین درج ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر یہ ذکر کرنا کافی ہے۔ کہ نارتھ ویسٹرن ریلوے میں ہر سال چھ کروڑ بیس لاکھ سے زیادہ لوگ سفر کرتے ہیں۔

اسمیں اشتہار شائع کرانے کے نرخ نہایت موزوں ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:۔

جگہ	انگریزی ایڈیشن — دونوں مطبوعات اپریل و اکتوبر	انگریزی ایڈیشن — کوئی ایک مطبوعہ اپریل یا اکتوبر	اُردو ایڈیشن — دونوں مطبوعات اپریل و اکتوبر	اُردو ایڈیشن — کوئی ایک مطبوعہ اپریل و اکتوبر
دوسرا صفحہ پورا	۱۰۰۰/- روپے	۵۵۰/- روپے	۷۵۰/- روپے	۴۰۰/- روپے
آدھا	۵۵۰/- "	۳۰۰/- "	۴۰۰/- "	۲۵۰/- "
تیسرا صفحہ پورا	۷۰۰/- "	۳۷۵/- "	۵۰۰/- "	۳۰۰/- "
" آدھا	۳۷۵/- "	۲۰۰/- "	۲۷۵/- "	۱۷۵/- "
چوتھا صفحہ پورا	۱۰۰۰/- "	۵۵۰/- "	۷۵۰/- "	۴۰۰/- "
" آدھا	۵۵۰/- "	۳۰۰/- "	۴۰۰/- "	۲۵۰/- "
عام صفحہ پورا	۲۷۵/- "	۱۵۰/- "	۲۰۰/- "	۱۲۵/- "
" آدھا	۱۵۰/-	۸۵/- "	۱۰۰/- "	۶۵/- "

الف ۔ ایک سطر اشتہار کی ایک صفحہ پر اجرت ۱۰/ روپے
ب ۔ ایک سطر اشتہار کی دو صفحوں پر اجرت ۱۸/ روپے
ج ۔ " " تین صفحوں پر اجرت ۲۴/ روپے
د ۔ " " چار صفحوں پر اجرت ۲۸/- روپے

نوٹ:۔ ایک ہی وقت کے دونوں (انگریزی و اُردو) وقت و کرایہ ناموں میں جو اشتہار شائع ہوگا۔ اس کی اجرت میں پانچ فی صدی تخفیف (Relate) دی جائے گی۔

ایک صفحہ کی قابل اشاعت جگہ $9\frac{1}{2}" \times 6"$ ہے۔ اپریل کے مطبوعہ کے لئے آپ آج ہی جگہ مخصوص کرا لیں:۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے

درخواست دُعا۔ مکرمی بھائی نذر علی صاحب عرصہ ڈیڑھ سال سے بیمار رہیں۔ بہت لاغر و نحیف ہو گئے ہیں۔ احباب درد دل سے دعا فرماویں (خاکسار حامد علی فلیمنگ روڈ ٹھنڈی کھوئی نزد میوہ منڈی لاہور)

آپ کی آسائش کیلئے

نارتھ ویسٹرن ریلوے ایڈمنسٹریشن نے لاہور کے ہیڈ کوارٹر آفس میں شکایتوں کو جلد نپٹانے کے لئے ایک خاص سیکشن مقرر کیا ہے۔

ریلوے جیسے عظیم ادارہ میں جو لاکھوں مسافروں کی آمد و رفت اور ہزاروں ٹن مال و اسباب کے نقل و حمل سے تعلق رکھتا ہے۔ شکایتوں کا پیدا ہونا لازمی امر ہے۔ محکمہ ریلوے چاہتا ہے۔ کہ جو شکائتیں درپیش ہوں۔ اُن کی طرف جلد از جلد توجہ کی جائے۔ اور جہاں تک ممکن ہو۔ اُن کا تدارک کیا جائے۔

پبلک کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ وہ اپنی شکائتیں ابتداء میں ڈویژنل سپرنٹنڈنٹوں کے پیش کریں اور سالہا سال کے تعاون کریں۔ اگر معقول عرصہ کے بعد وہ محسوس کریں۔ کہ ان کی شکایت پر کماحقہ توجہ نہیں دی جا رہی۔ تو وہ براہ راست مندرجہ ذیل افسر کو لکھیں:۔

دی جنرل مینجر (شکایات) این۔ ڈبلیو۔ آر
ہیڈ کوارٹر آفس۔ لاہور

اہل اسلام کس طرح ترقی کر سکتے ہیں؟

مفت

کارڈ آنے پر

عبداللہ الٰہ دین سکندر آباد۔ دکن

حب اطہرا رجسٹرڈ

حمل گر جانا یا بچہ پیدا ہو کر مندرجہ ذیل امراض سے فوت جانا سبز۔ سفید۔ ومت۔ قے۔ پیچش۔ پھوڑے پھنسیاں۔ چھالے۔ زہر باد۔ خسرہ۔ بیماری۔ بخار محرقہ۔ درد پسلی۔ نمونیہ ان سب کے لئے حب اطہرا اکسیر ہے۔ ان چالیس سالہ مجرب گولیوں کے استعمال سے بفضل خدا ہزاروں بے چراغ گھر اس وقت خوبصورت بچوں سے روشن ہیں۔ اس کے استعمال سے بچہ حسین خوبصورت و تندرست پیدا ہو کر والدین کے لئے راحت کا موجب ہوتا ہے۔

مکمل خوراک گیارہ تولہ قیمت فی تولہ ڈیڑھ روپیہ یکشت منگوانے پر تیرہ روپے بارہ آنے۔ علاوہ محصولڈاک

المشتہر **حکیم نظام جان اینڈ سنز۔ گھنٹہ گھر۔ گوجرانوالہ**

زدجام عشق: قوت مردانہ کی خاص دوا قیمت ایکماہ پندرہ روپے۔ مشک ساٹھ روپیہ تولہ۔ دواخانہ نور الدین ... [illegible]

بگاڑی بند میں شگاف سے تین کروڑ روپیہ کا نقصان

سندھ اسمبلی میں وزیر امور عامہ کا انکشاف

کراچی ۱۴ جنوری۔ سید میراں محمد شاہ وزیر امور عامہ نے سندھ اسمبلی میں آج اس امر کا انکشاف کیا کہ ۱۹۴۸ء اور ۱۹۴۹ء میں بگاڑی بند میں شگاف پیدا ہونے سے تقریباً تین کروڑ روپے کا نقصان ہوا۔ آپ نے مزید فرمایا کہ حکومت نے اس معاملہ کی تحقیقات کرائی جس کی رپورٹ ایوان کے سامنے رکھی جائے گی۔ آج کے اجلاس میں مسٹر یوسف ہارون نے منتخب ہونے کے بعد پہلی مرتبہ اجلاس میں شرکت کی اور حلف وفاداری اٹھایا۔ ایک اور سوال کے جواب میں آپ نے بتایا کہ جو غیر مسلم فسادات کے دوران میں ہندوستان چلے گئے تھے وہ تارک وطن قرار دیئے جا چکے ہیں تاوقتیکہ وہ کسٹوڈین یا ری ہیبلی ٹیشن کمشنر سے اس امر کا سرٹیفکیٹ پیش نہ کریں کہ وہ پاکستان کے جائز شہری ہیں۔ وہ تارک وطن ہی رہیں گے۔

کولمبو کانفرنس میں مسٹر بیون کی تقریر

کولمبو ۱۴ جنوری۔ آج کی کانفرنس میں مسٹر بیون نے یورپی ممالک کی موجودہ پوزیشن کے متعلق ایک تفصیلی بیان دیا اور انہوں نے بتایا کہ لیبیا کی آزادی کے آخری انتظامات تک برطانوی حکومت نے امیر ادریس السنوسی (سکارانیکا) کے ساتھ ایک معاہدہ کیا اور انہیں سارانیکا کی خود مختار حکومت کا سربراہ تسلیم کر لیا۔

گذشتہ پچیس ۲۵ سال میں پہلے انتخابات

قاہرہ ۱۴ جنوری (ریڈیو سے) مصری پارلیمان کے تازہ انتخابات کا امتیازی پہلو یہ ہے کہ گذشتہ پچیس سال میں پہلی مرتبہ ساری پارٹیوں نے اس میں حصہ لیا۔ دوسرا امتیازی پہلو یہ ہے کہ یہ پہلے عام انتخابات ہیں۔ جن کی میعاد پانچ سال ہوگی۔ انتخابات امن سے گذر گئے۔ پولیس اور فوج نے وسیع انتظام کر رکھا تھا۔ اور وزیر اعظم سری پاشا نے عوام سے وعدہ کیا تھا کہ ایک آزاد اور غیر جانبدار فضا میں انتخابات کرائے جائیں گے۔ (ب۔ا۔س)

امریکہ اور آسٹریلیا میں دوستی

سڈنی (ریڈیو سے) آسٹریلیا کے وزیر خارجہ مسٹر پرسی سپینڈر نے بتایا کہ امریکی سفیر کے ساتھ کچھ ایسی تجاویز پر بحث ہوئی۔ جن کا مقصد یہ ہے کہ تجارت اور جہاز رانی کے بارے میں دونوں ملکوں کے درمیان ایک دوستانہ سمجھوتہ ہو جائے آپ نے کہا بین الاقوامی حالات کی مرکزیت بحر اوقیانوس سے ہٹ کر بحر الکاہل کی طرف آ رہی ہے۔ کامن ویلتھ سے آسٹریلیا کی وابستگی پر زور دیتے ہوئے آپ نے کہا کہ کولمبو میں کامن ویلتھ کے وزرائے خارجہ کی کانفرنس اس اہمیت کی مظہر ہے۔ مشرق بعید روز بروز حاصل ہو رہی ہے۔ (ب ا س)

مسٹر لیاقت علی خاں کاکل اکیڈیمی میں جا رہے ہیں

راولپنڈی ۱۴ جنوری۔ مسٹر لیاقت علی خاں وزیر اعظم پاکستان ۱۴ فروری کو پاکستان فوجی اکیڈیمی کاکل کے پہلے پاکستانی بٹالین کے افسروں میں الوان (رنگ) تقسیم کریں گے۔ مسٹر لیاقت علی خاں مارچ پاسٹ کا معائنہ کریں گے۔

صرف چار ووٹوں کا فرق

پیرس ۱۴ جنوری (ریڈیو سے) فرانس کی نیشنل اسمبلی میں وزیر اعظم موسیو پلیوں پر اعتماد کی پہلی تحریک صرف چار ووٹوں سے منظور ہوئی۔ تھوڑے فرق کی وجہ یہ ہے کہ ووٹ تو بہت سے ممبر غیر حاضر تھے۔ دوسرے ریڈیکل پارٹی اور سماجی مقابلے کی یونین نے اس بنا پر وزارت کے خلاف ووٹ ڈالے کہ اس نے ٹرانسپورٹ کمپنیوں پر دس فیصدی پیداوار ٹیکس کیوں عائد کیا گیا۔ (ب ا س)

بات چیت ٹوٹنے کی وجہ

لنڈن ۱۴ جنوری (ریڈیو سے) نو آبادی ترقی کی کارپوریشن کے صدر نے ایک پریس کانفرنس میں بتایا کہ کارپوریشن اور عالمگیر بنک کے درمیان قرضے کی بات چیت کیسے اور کیوں ٹوٹی۔ (ب۔ا۔س)

کوئلے کی پیداوار میں اضافہ

لنڈن ۱۴ جنوری۔ ایندھن کے وزیر مسٹر گیٹس کل نے رات اعلان کیا کہ ۱۹۴۹ء میں جتنا کوئلہ نکالنے کا ارادہ تھا وہ پورا ہو چکا ہے۔ آپ نے نیشنل کول بورڈ اور کانوں میں کام کرنے والے مزدوروں کی یونین کے صدر حقرانی کو آخری مہینوں میں پیداوار میں اضافے پر دلی مبارکباد کے پیغام بھیجے ہیں۔ (ب ا س)

جکارتا میں برطانوی سفیر

لنڈن ۱۴ جنوری (ریڈیو سے) دفتر خارجہ نے اعلان کیا ہے کہ جکارتا میں برطانوی سفارت خانہ کھول دیا گیا۔ اور ملک معظم نے سفیر فوق العادۃ کے عہدے پر مسٹر ڈی۔ ڈبلیو کرموڈ کا تقرر منظور کر لیا ہے۔

سرحدی تنازعہ کی سماعت ختم ہو گئی

ڈھاکہ ۱۴ جنوری۔ آج بین الاستعماراتی سرحدی کمیشن کا اجلاس ایک گھنٹہ عرصہ کی نشست کے بعد برخاست ہو گیا۔ کمیشن کے چیئرمین لارڈ جسٹس بیج نے اعلان کیا کہ ایک مہینہ کے عرصہ میں کمیشن کی رپورٹ ہر دو مملکتوں کو پیش کر دی جائے گی۔ آج کے سارے اجلاس کی کارروائی پاکستان کونسل مسٹر فیاض علی کی بحث میں صرف ہوئی۔ پاکستانی وکیل نے دریائے کورس کی سرحد کے بارے میں پاکستانی موقف کی وضاحت کی۔ پاکستانی وکیل نے بتایا کہ ریڈ کلف ایوارڈ کے مطابق پاکستان نے زبردست ایثار سے کام لیا ہے یہ ایک حقیقت ہے کہ سلہٹ اور آسام کی حد بندی کرتے وقت سر سرل سوٹن کے تحت کام کرتے رہے اس حقیقت کو پاکستان کے لئے مزید نقصان میں تبدیل ہونے نہیں دینا چاہئے۔

مشرقی پنجاب میں وبائی امراض

پلیگ طاعون وغیرہ کی وارداتیں

شملہ ۱۴ جنوری۔ ماہ نومبر ۱۹۴۹ء کے دوران میں مشرقی پنجاب ہیضہ سے بچا رہا اور انبالہ ضلع سے پلیگ کی صرف ایک واردات کی اطلاع ملی۔ پلیگ کے متعلق دوسری انسدادی تدابیر کے علاوہ ضلع انبالہ اور ملحقہ اضلاع میں چوہوں کے دبیوؤں کو تلف کرنے کی مہم وسیع پیمانے پر جاری کی گئی۔ ماہ مذکور کے دوران میں چیچک سے ۱۰ اموات ہوئیں۔ کل ۴۴ وارداتیں درج رجسٹر کی گئیں۔ فیروزپور ہوشیارپور اور انبالہ کے اضلاع میں بالترتیب ۲۷-۱-۸ وارداتیں اور ۵-۱-۱ اموات کی اطلاع ملی۔ وبا زدہ علاقوں میں ۲۵۶۸ ابتدائی اور ۸۲۰۸۸ دوبارہ ٹیکے لگائے گئے۔

یو۔ پی کے سرکاری دفاتر میں ہندی

لکھنؤ ۱۴ جنوری۔ یو۔پی۔ اسمبلی میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے پارلیمنٹری سیکرٹری نے بتایا کہ یو۔پی کے تمام سرکاری دفتروں میں ہندی اور دیوناگری رسم الخط ترقی پر ہیں۔ لیکن پھر مکمل طور پر ہندی کے رائج ہونے میں وقت کی ضرورت ہے۔ عدالتوں میں بھی ہندی اردو کی جگہ لے رہی ہے ایک اور سوال کا جواب دیتے ہوئے وزیر پولیس نے بتایا کہ مختلف اضلاع کی عدالتوں میں پولیس کی طرف سے کئے گئے ۲۲۵۰ مقدمے زیر سماعت ہوئے کیونکہ پولیس ملزموں کے خلاف ثبوت مہیا نہیں کر سکی۔

پاکستان سائنس کانگرس

لاہور ۱۴ جنوری۔ پاکستان سائنس کانگرس کا اجلاس مارچ کے وسط میں منعقد ہوگا۔ جس میں ڈاکٹر نذیر احمد صدارت کے فرائض سرانجام دیں گے۔

شاہ فاروق کی شادی کا قصہ

سٹوفن ۱۴ جنوری۔ بلائی اڈہ (ایما) ۱۲ جنوری اقوام متحدہ کے مصری ڈیلیگیشن کے ۲۷ سالہ اقتصادی مشیر جو ہارورڈ یونیورسٹی امریکہ کی تعلیم یافتہ ہیں انہوں نے آج ایک بیان میں اس خبر پر تبصرہ کرنے سے انکار کر دیا کہ ان کی سابق منگیتر ۱۷ سالہ نریمان صادق شاہ فاروق سے شادی کرنے والی ہیں۔

کشمیری مہاجرین کی امداد

لاہور ۱۴ جنوری۔ سیدہ مبارک علی بیگم زبیدہ شاہ اور دوسری خواتین ورکروں کی معیت میں آج کشمیری مہاجرین کے گھروں میں گئے۔ جو احاطہ تیز ابیاں میں مقیم ہیں۔ اور ان میں کپڑے وغیرہ تقسیم کئے۔ اس بروقت امداد کا مہاجروں پر بڑا خوشگوار اثر پڑا ہے۔

تنخواہ کمیشن کی سفارشات تسلیم کرو

کراچی ۱۴ جنوری۔ پاکستان آبزور کے نامہ نگار نے لکھا ہے کہ کومیلا کے کم تنخواہ پانے والے عملہ کی بیویوں نے حال ہی میں ایک اجلاس میں اس بحث میں حصہ لیا کہ بیویوں سے ان کے خاوندوں کی محبت میں کمی کیوں ہو رہی ہے۔ بحث میں آزادانہ دلائل دیئے گئے اور شہادتیں بھی پیش کی گئیں اور یہ قرار پایا کہ محبت میں کمی کی بڑی وجہ جنگ کے دوران میں قیمتوں میں اضافہ اور مقابلۃً آمدن میں قلیل اضافہ ہے۔ اس لئے متفقہ طور پر یہ طے پایا کہ مشرقی بنگال کی حکومت سے مطالبہ کیا جائے کہ وہ فی الفور تنخواہ کمیشن کی سفارشات کو قبول کرے اگر حکومت نے ان سفارشات کو فی الفور جامہ عمل نہ پہنایا تو بیویاں اپنے خاوندوں پر پابندیاں لگانے کے لئے کام میں قبائل برتیں گی تاکہ وہ دیر سے دفتر پہنچیں۔

مری میں خوفناک آتشزدگی

راولپنڈی ۱۴ جنوری۔ مری میں پاکستان کے سروے ڈیپارٹمنٹ کے صدر دفتر میں آج آگ لگ گئی جو چار گھنٹہ تک بجھ سکی بعض دستاویزیں اور ریکارڈ جل کر خاکستر ہو گئے ابھی تک آگ لگنے کی اصل وجہ معلوم نہیں ہو سکی۔

لاہور ۱۴ جنوری۔ واگہ کی سرحد پر دونوں مملکتوں میں جنسی تبادلہ پر جو پابندیاں عائد کی گئی ہیں اس کی پیش نظر چند ماہ میں پاکستان کی منڈیوں میں کیلا نہیں آئے گا۔